# غیر مقلدین کے سوالوں کے جوابات

غیر مقلدین حضرات عوام اور ناواقفوں کو لامذہبیت کے راستہ پر لگانے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کررہے ہیں، انہیں میں سی ایک طریقہ ان کا یہ ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ سوالات قائم کررہے ہیں اوران کو کتابچہ کی شکل میں عوام میں پھیلاکر مقلدین سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کا جواب دیا جائے۔ان سوالات میں علم وعقل سے زیادہ عوام کے جذبات کوابھارنے کی تکنیک استعمال کی جاتی ہے۔

میرے پاس مختلف جگہوں سے اس قسم کے رسالے و پمفلٹ آتے رہتے ہیں ابھی ابھی بمبئی سے ایک صاحب نے اسی قسم کاایک پمفلٹ بھیجا ہے میں نے ان سوالات کی لغویت کے پیش نظران کو ہمیشہ نظرانداز کیا،مگر غیر مقلدین کے بارے میں مجھے مسلسل یہ اطلاع مل رہی ہے کہ یہ اس قسم کی حرکت بڑے منصوبہ بند انداز میں کررہے ہیں اورعوام مسلمانوں میں انتشاراور بےچینی کی فضا پیدا کررہے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ ایک دفعہ ان سوالات کی حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کردیا جائے۔

ابھی ابھی جو بمبئی سے کتابچہ شائع ہوا ہے اس کے بھیجنے والے نے بالیقین کوئی غیر مقلد ہی ہے میرے نام ایک خط بھی لکھا ہے اور مجھ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ان سوالات کا جواب دیا جائے۔ان غیر مقلد صاحب نے یہ خط حنفی بن کرلکھا ہے،اس طرح کے بناوٹی حنفیوں کے میرے پاس مسلسل خطوط آتے رہتے ہیں۔کتابچہ کا عنوان ہے متلاشیان حق کی

خدمت میں قابل توجہ چند سوالات۔

ملت نگر اندھیری بمبئی میں کوئی مرکز الاحیا لدعوۃ والا رشاد غیر مقلدین کا ادارہ ہے اس نے اس کو شائع کر کے فتنہ وشر پھیلانے کا مقدس فریضہ انجام دیا ہے۔ یہ کتابچہ ۳۱ سوالات پر مشتمل ہے ان ۳۱ سوالات کا تفصیلی جواب دینا تو ایک ضخیم کتاب چاہتا ہے اس کے لئے زمزم کے صفحات کی گنجائش کے بقدر ان کا مختصراً جواب دیا جائے۔

سوال نمبر۱: دین اسلام رسول اللہ ﷺ پر مکمل نازل ہوا یا ادھورا؟

جواب نمبر۱: اللہ کے رسول ﷺ پر دین تو مکمل نازل ہوا مگر شاید غیر مقلدین کا اس پر ایمان نہیں ہے ان کو یہ شک ہی ہے کہ دین ادھورا نازل ہوا یا مکمل ورنہ یہ سوال نہ کیا جاتا۔

سوال نمبر۲: کیا سورہ المائدہ کی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ دین اسلام کے مکمل ہونے کا اعلان نہیں کر رہی ہے؟

جواب نمبر۲: اعلان تو کر رہی ہے مگر غیر مقلدین مانیں جب تو؟ ان کو تو ابھی یہ شک ہی ہے کہ دین کامل ہے کہ ادھورا ہے۔

سوال نمبر۳: اگر دین مکمل نازل ہوا تو نبی ﷺ نے ہم تک دین پہنچایا کہ نہیں جو اللہ نے ان پر نازل کیا تھا یا اس میں خیانت کی۔

جواب نمبر۳: پہلے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں غیر مقلدین اپنا عقیدہ درست کریں۔ اس طرح کا سوال ان کی بدعقیدگی کو بتلاتا ہے، تمام مسلمانوں کا تو یہی عقیدہ ہے کہ دین مکمل ہے اور نبی اکرم ﷺ نے دین کو مکمل پہنچایا۔ مگر غیر مقلدین کو اس شک ہے، اگر غیر مقلدین کا یہی ایمان ہوتا کہ نبی اکرم ﷺ نے دین بلا خیانت مکمل پہنچایا ہے تو وہ الگ سے شرعی مسئلہ بتلانے کے لئے مسئلوں کی کتابیں نہ لکھتے۔ نزل الابرار، کنز الحقائق بدور الاہلہ وغیرہ نہ معلوم غیر مقلدوں نے مسئلوں والی کتنی کتابیں لکھ ڈالیں اور ان

میں ایسے مسائل ہیں جو نہ قرآن میں ہیں اور نہ حدیث میں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مقلدوں کا عقیدہ یہی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے دین کو کامل نہیں پہنچایا اور معاذ اللہ انہوں نے اس میں خیانت کی ہے۔

سوال نمبر۴: اگر دین بھی مکمل نازل ہوا اور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو مکمل دین سکھلایا، تو اسمیں چاروں ائمہ کی تقلید کا حکم دیا ہے کہ نہیں؟ (مختصراً)

جواب نمبر۴: اللہ کے رسول پر دین مکمل بھی نازل ہوا اور صحابہ کرام کو آپ ﷺ نے مکمل دین سکھلایا بھی مگر جیسا کہ عرض کیا گیا کہ غیر مقلدوں کا یہ ایمان نہیں ہے مثلاً اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت معاذ سے فرمایا تھا جو حکم کتاب وسنت میں نہ ملے تو تم اجتہاد سے کام لینا، یہ دین کا حکم تھا غیر مقلدین اس کو نہیں مانتے اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کو دین یہ بتلایا تھا کہ تم خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا مگر غیر مقلدین کو خلفائے راشدین کی سنتوں سے چڑ ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے دین کی بات یہ بتلائی تھی کہ میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہنا، غیر مقلدین کا صحابہ کرام کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ خلاف کتاب وسنت کام کرتے تھے بلکہ صحابہ کی ایک جماعت فاسق تھی، صحابہ کرام کے بارے میں دین کی بات یہ تھی کہ ان کی اقتداء اور پیروی کی جائے، مگر غیر مقلدین کہتے ہیں کہ نہ صحابہ کرام کی فہم حجت ہے نہ قول حجت ہے، نہ فعل حجت ہے اس طرح ان کی پیروی واقتداء سے انکار کر دیا۔

قرآن کریم میں صاف حکم ہے کہ **فاسئلوا اهل الذ كر ان كنتم لا تعلمون** کہ اگر تم دین کی بات نہ جانتے ہو تو جاننے والوں سے معلوم کرو، اس آیت سے فقہا وعلماء کی تقلید کا وجوب حکم نکلتا ہے مگر غیر مقلدین اصلاً تقلید ہی کے منکر ہیں، وجوب کی بات تو دور کی ہے۔ قرآن میں ہے **یا یھا الذین امنوا اطیعو اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر**

منکم یعنی اے ایمان والوں اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اولی الامر یعنی علماء وفقہا کی اطاعت کرو، اطاعت کہتے ہیں بات ماننے کو۔ اس آیت میں اللہ ورسول کے ساتھ ساتھ اولی الامر یعنی علماء فقہاء کا بھی ذکر ہے۔ کہ ان کی بھی بات مانی جائے گی۔ اس سے بھی تقلید کا حکم ثابت ہو رہا ہے مگر غیر مقلدین علماء وفقہا کی تقلید کا انکار کر کے اس آیت کے حکم کو پس پشت ڈال دیتے ہیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اولی الامر سے مراد اہل فقہ اور ارباب خیر ہیں۔ (مستدرک حاکم ص ۱۴۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اولی الامر سے مراد اہل فقہ ہیں (ایضاً) لیکن غیر مقلدین صحابہ کرام کی تفسیر کے منکر ہیں، جب آیت کریمہ میں اہل فقہ بھی مراد ہیں تو فقہاء کرام کی بات ماننا بھی ضروری ہے ان فقہائے کرام میں چاروں ائمہ بھی داخل ہیں اس لئے کہ ان کے اہل فقہ ہونے کا انکار کرنا دوپہر میں سورج کے وجود کا انکار کرنا ہے، اس لئے ان فقہائے کرام کی بھی تقلید شرعاً ثابت ہے اس کا انکار قرآن کا انکار ہے، یہ بھی یاد رکھیئے کہ فقہائے کرام کے بارے میں یہ تصور گمراہ کن ہے کہ وہ کتاب وسنت کے خلاف فتویٰ دیں گے جس طرح سے صحابہ کرام کے بارے میں تصور گمراہ کن ہے کہ وہ خلاف کتاب وسنت فیصلہ کریں گے، مگر افسوس غیر مقلدین اس حقیقت سے بے خبر ہیں، فقہا مجتہدین کی بات تو الگ رہی وہ صحابہ کرام کے بارے میں بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ خلاف کتاب وسنت فتویٰ دیا کرتے تھے ایک غیر مقلد محقق صاحب حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرماتے ہیں۔

”ان دونوں جلیل القدر صحابہ نے نصوص شرعیہ کے خلاف موقف مذکور اختیار کر لیا تھا۔“ (تنویر الآفاق ۸۷ ص شائع کردیا جامعہ سلفیہ بنارس)

حضرت عمرؓ کے بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ انہوں نے نصوص کتاب وسنت کے خلاف طلاق کے مسئلہ میں قانون شریعت بنایا تھا (۴۹۹ص ایضاً) انہیں محقق صاحب کا یہ بھی ارشاد ہے۔

''پوری امت کا اس اصول پر اجماع ہے کہ صحابہ کرام کے وہ فتاوے حجت نہیں بنائے جا سکتے جو نصوص کتاب وسنت کے خلاف ہوں''

(ایضاً ص ۵۱۵)

اسی کتاب میں فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے غصہ میں خلاف شریعت فتویٰ دیا تھا ،غرض صحابہ کرام کے بارے میں جن کو اللہ کے رسول ﷺ نے مقتدیٰ بنایا، اور ان کی پیروی کا تاکیدی حکم فرمایا، غیر مقلدین کا یہ عقیدہ ہے اور ظاہر بات ہے کہ یہ دین وشریعت کے خلاف عقیدہ ہے۔

جب اللہ نے علماء وفقہا کے اطاعت کو بھی واجب قرار دیا اور نہ جاننے والوں کو جاننے والوں سے پوچھنے اور ان کی اطاعت کو لازم بتلایا تو اب خواہ کوئی ایک سے پوچھے یا دو چار سے پوچھے، دوسرے لفظوں میں خواہ ایک کی تقلید کرے خواہ دو چار کی تقلید کرے یہ سب امر شرعی ہیں، ان کو خلاف شریعت کہنا کتاب وسنت کا انکار ہے

سوال نمبر ۵: رسول اللہ ﷺ قیامت تک کیلئے امت کے واسطے کیا چھوڑ گئے ہیں، چاروں اماموں کی تقلید یا اتباع کتاب وسنت؟

جواب نمبر ۵: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہو گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ امت کو گمراہی سے بچانے والی چیز اللہ اور اس کے رسول کی ہدایتیں ہیں مگر افسوس غیر مقلدین ان ہدایتوں کے منکر ہیں، اللہ کا حکم ہے جیسا کہ ابھی

معلوم ہوا تقلید کرنے کا اور غیر مقلدین تقلید کے منکر ہیں، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہمارے خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، مگر غیر مقلدین خلفائے راشدین کی سنت کو بدعت کہتے ہیں، ترمذی کی روایت ہے کہ اللہ نے حق حضرت عمرؓ کی زبان پر نازل کیا ہے مگر غیر مقلدین اس حدیث کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ خلاف نصوص اور خلاف کتاب وسنت کام کرتے تھے، ایک غیر مقلد بکواس یہ بکواس کرتا ہے۔

> حضرت عمرؓ کھلے کھلے اور روزمرہ پیش آنے والے مسائل میں کھلی کھلی غلطی کرتے تھے۔

سینکڑوں مسائل میں غیر مقلدین نے کتاب وسنت کو چھوڑ رکھا ہے، مثلاً دیکھئے آنحضور ﷺ نے نماز پڑھنے کا طریقہ یہ بتلایا تھا، حضرت ابوموسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ:

> رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، آپ نے ہمارے لئے ہماری سنت کو بیان کیا اور ہمیں نماز سکھلائی، فرمایا کہ لوگو اپنی صفوں کو سیدھا رکھو پھر تم میں کا ایک امام ہو تو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ (مسلم شریف)

مگر غیر مقلدین اللہ کے رسول کے اس حکم کو نہیں مانتے اور امام کے پیچھے مقتدی بن کر خاموش نہیں رہتے۔

اللہ کے رسول کا حکم تھا، فجر کی نماز اجالا میں پڑھو، مگر غیر مقلدین اس کو نہیں مانتے اللہ کے رسول کا بخاری شریف میں حکم موجود ہے کہ گرمی کے زمانہ میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو، مگر غیر مقلدین اس کو بھی نہیں مانتے، اللہ کا فرمان ہے کہ شراب نجس ہے مگر غیر مقلدین کہتے ہیں کہ شراب پاک ہے، اللہ کا حکم ہے کہ نماز کے وقت کپڑا انجاست سے

پاک ہو، اوران غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ نجاست سے لت پت نماز ہو جائے گی، اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ تھوڑے دودھ یا زیادہ دودھ کی کوئی قید نہیں جس عورت نے کسی بچہ کو دودھ پلا دیا حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی لیکن غیر مقلدین کہتے ہیں کہ نہیں پانچ دفعہ دودھ پلانا ضروری ہے، اس طرح اور نہ معلوم کتنے مسائل ہیں جن میں غیر مقلدین کتاب وسنت سے ہٹ کر مذہب اختیار کئے ہوئے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ نے تو فرمایا تھا کہ میری سنت اور کتاب اللہ کو پکڑو گے تو گمراہ نہ ہو گے اور انہوں نے مسئلے مسائل کی موٹی موٹی کتابیں لکھی ہیں جن میں کتاب وسنت کا کہیں نام ونشان نہیں۔

سوال نمبر ۶: نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور شخص کے کہنے پر کوئی چیز واجب فرض، یا سنت، حلال یا حرام ہوسکتی ہے کہ نہیں؟

جواب نمبر ۶: اللہ ورسول نے جن کی اطاعت اور تقلید کا حکم دیا ہے اور ان کو امت کے لئے مطاع بنایا ہے اگر وہ اپنی رائے اور اجتہاد سے کسی بات کا حکم کریں تو حسب ضرورت اور موقع ان کا حکم ماننا بھی کبھی فرض وواجب اور سنت کے درجہ میں ہوتا ہے، مثلاً اگر حاکم یا قاضی کوئی فیصلہ کرے تو اس کا ماننا ضروری ہے، اس سے دلیل کا طلب کرنا غیر شرعی عمل ہوگا، یا مثلاً صحابہ کرام اگر کسی ایسے امر کا حکم فرمائیں جو آنحضو ﷺ کے زمانہ میں نہیں تھا تو اس کا ماننا بھی سنت ہوگا، جیسے حضرت عمرؓ نے تراویح با جماعت بیس رکعت ایک امام کے پیچھے پورے رمضان مقرر فرمائی تو اس کو تمام امت نے مسنون قرار دیا۔ البتہ غیر مقلدین نے انکار کر دیا یا مثلاً حضرت عثمانؓ نے جمعہ میں ایک اذان کا اضافہ کیا اس کو تمام امت نے خلیفہ راشد کی سنت سمجھ کر اختیار کیا مگر غیر مقلدین نے اس کا انکار کر دیا، ائمہ مجتہدین نے اپنی فقہی بصیرت سے کام لے کر کتاب وسنت سے مسائل اخذ کئے جن کے بارے میں بتلایا کہ یہ سنت ہے، یہ واجب ہے، یہ فرض ہے، ساری امت ان کے فیصلہ کو

مانتی ہے۔

سوال نمبر ۷: اگر کوئی شخص اپنے امام یا عالم کے کہنے پر کسی چیز کو حلال یا حرام فرض یا سنت سمجھے تو وہ اتخذوا احبارھم الخ کے مصداق اپنے اماموں کو اللہ کے مقابلہ میں رب نہیں بنا رہا ہے؟

جواب نمبر ۷: کوئی مسلمان کسی عالم کے کسی فتوی کو رب سمجھ کر نہیں مانتا، بلکہ یہ سمجھ کر اس کا فتوی قبول کرتا ہے کہ یہ عالم مجتہد شریعت اور دین کے واقف کار ہیں اور ہم نہیں ہیں، اور اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ نہ جاننے والے جاننے والوں سے پوچھیں، اس لئے ناواقف واقف کاروں سے پوچھتا ہے اور اس ناواقف کے ذمہ یہی واجب ہے کہ وہ اس عالم اور مجتہد کے فتوی پر عمل کرے، خود سے جاہلوں کو کتاب وسنت سے مسئلہ معلوم کرنا حرام ہے، اب وہ عالم اگر کسی مسئلہ کو سنت کہے تو سنت سمجھے، اگر واجب کہے تو واجب سمجھے، اگر جائز کہے تو جائز سمجھے اور اگر ناجائز کہے تو ناجائز سمجھے۔ بہر حال جاہلوں کے ذمہ عالموں کی تقلید اور غیر مجتہدین کے ذمہ مجتہدین کی تقلید مسائل دین میں واجب ہے۔

مگر غیر مقلدین کہتے ہیں کہ نہیں ہر عام وخاص کو براہ راست کتاب وسنت سے علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

سوال نمبر ۸: اگر بالفرض چاروں مسلک برحق مانے جائیں تو کسی ایک امام کی تقلید کرکے اس کو پورا اسلام مل جائے گا الخ۔

جواب نمبر ۸: کیوں نہیں ملے گا۔ قرآن سات لہجوں میں نازل ہوا ہے اور آپ صرف ایک لہجہ میں پڑھتے ہیں تو کیا آپ کو پورا قرآن پڑھنا حاصل نہیں ہوتا، کیا آپ نماز میں ساتوں قرأت پڑھتے ہیں؟ چاروں مسلک اصول میں متحد ہیں، چاروں ائمہ اہل سنت والجماعت کے مذہب وعقیدہ پر تھے تو ان کے مقلدین کا بھی یہی حکم ہے،

قرآن وحدیث میں یہ کہاں لکھا ہے کہ کسی ایک امام کی تقلید مت کرو۔

اگر کوئی جاہل غیر مقلد پوری زندگی صرف مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری سے فتوی پوچھ پوچھ کر عمل کرتا اور اسی پر مرجاتا تو کیا وہ غیر مقلد مذہب سے باہر قرار پاتا کیا ہر جاھل غیر مقلد اپنے تمام غیر مقلد علما سے فتوئی پوچھتا ہے، یا ایک سے فتوی معلوم کر کے اس پر عمل کرنا بھی وہ اپنے لئے جائز سمجھتا ہے؟۔

سوال نمبر۹: تقلید کا ذکر قرآن میں کتنی مرتبہ آیا ہے اور کہاں ہے؟

جواب نمبر۹: کتنی مرتبہ کا کیا مطلب اگر تقلید کا ذکر قرآن میں صرف ایک دفعہ ہو تو اس کو آپ نہیں مانیں گے؟ یہ سوال کتنا جاہلانہ ہے، تقلید کا ذکر و حکم قرآن میں متعدد جگہ ہے۔سورہ نساء میں یاایھا الذین امنوا اطیعو اللہ واطیعو الرسول واولی الامر منکم. سورہ نحل میں۔فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون. سورہ لقمان میں۔واتبع سبیل من اناب الی. خوب یادرکھئے کہ اتباع، اطاعت تقلید سب کا معنی ایک ہی ہے یعنی علمائے متقین ومجتہدین کی دین وشریعت میں تابعداری کرنا، ان کی بات ماننا، اوران سے دلیل کا مطالبہ نہ کرنا۔

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اتباع الگ ہی اور تقلید الگ، مگر یہ صرف بات کا الٹ پھیر ہے اور چونکہ بے جان بات ہے اس وجہ سے شیخ الکل فی الکل میاں صاحب نذیر حسین دہلوی کو کہنا پڑا۔

آنحضرت ﷺ کی پیروی کو اور مجتہدین کی اتباع کو تقلید کہنا مجوز (جائز) ہے۔(معیار الحق ص ۶۷)

اس عبارت کا حاصل یہ نکلا کہ آنحضور ﷺ کی اتباع کو تقلید بھی کہا جاتا ہے جس طرح مجتہدین کی اتباع کو تقلید کہا جاتا ہے، دونوں میں معنی کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔

سوال نمبر۱۰: تقلید کی شرعی حیثیت کیا ہے، فرض، واجب، یا سنت؟

جواب نمبر۱۰: اگر آدمی غیر مجتہد ہے یا جاہل ہے تو دین وشریعت پر عمل کرنے کے لئے بحکم قرآن علماء و مجتہد کی تقلید ضروری ہے، غیر مجتہد کا خود سے بلا کسی کی رہنمائی کے شریعت پر عمل کرنا جائز نہ ہوگا اس لئے کہ اندیشہ ہے کہ وہ گمراہ ہو جائے گا۔

سوال نمبر۱۱: تقلید کا حکم کس نے دیا؟

جواب نمبر۱۱: اللہ و رسول نے تقلید کا حکم دیا ہے، قرآن کی آیتیں تو اوپر گذر چکیں، دو ایک حدیث بھی سن لیں۔

(۱) مشہور حدیث ہے۔ علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهديين تمسكو ابها و عضوا عليها بالنواجذ یعنی میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوط پکڑو اور اس پر دانت جمائے رکھو۔

اس حدیث میں خلفائے راشدین کے طریقہ وعمل کا لازم پکڑنے کا کتنا تاکیدی حکم ہے۔ اس حدیث سے تقلید شخصی کا بھی پتہ چلتا ہے، اس لئے کہ ہر زمانہ میں خلیفہ راشد ایک ہی ہوگا، اس لئے ہر زمانہ کے خلیفہ راشد کی تقلید کا حکم دیا جا رہا ہے، اور اسی کا نام تقلید شخصی ہے گویا مسلمانوں پر اس کے زمانہ کے خلیفہ راشد کی تقلید و اتباع واجب اور ضروری ہے۔

(۲) آپ ﷺ نے اپنے زمانہ کے تمام صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا:

فاقتدوا بالذين من بعدی ابی بکر و عمر. یعنی تم میرے بعد ابو بکر و عمر کی اقتداء کرنا، اس حدیث سے بھی تقلید اور تقلید شخصی کا حکم ثابت ہوتا ہے۔

(۳) آنحضور ﷺ کا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے میں ارشاد ہے رضیت لکم ما رضی لکم ابن ام عبد، یعنی جو طریقہ وعمل تمہارے لئے حضرت

عبداللہ بن مسعودؓ پسند فرمائیں میں اس پر راضی ہوں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے میں آنحضورﷺ کی اس وزنی شہادت کے بعد کون شخص ہوگا جو یہ کہے کہ ان کی تقلید واتباع حرام ہے۔

سردست یہ تین حدیثیں کافی ہیں، افسوس غیر مقلدین ان ارشادات رسول کو قبول نہیں کرتے۔

سوال نمبر۱۲: کیا ہم اللہ کی شریعت کے خلاف فیصلے کر کے کفر کا ارتکاب نہیں کر رہے ہیں؟

جواب نمبر۱۲: اگر آپ اللہ کی شریعت کے خلاف جان بوجھ کر فیصلے کر رہے ہیں تو بلا شبہ آپ جہنمی ہیں اور کفر کا ارتکاب کر رہے ہیں، یہ سوال پوچھنے کا ہے ہی نہیں، بہرحال یہ آپ جانیں اور آپ کا کام جانے۔

سوال نمبر۱۳: چاروں اماموں سے پہلے لوگ اور خود یہ چاروں امام کس کی تقلید کرتے تھے؟

جواب نمبر۱۳: جو مجتہد تھے وہ کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے اس لئے کہ مجتہد کے لئے تقلید نہیں ہے، اور جو غیر مجتہد تھے وہ مجتہدین کی تقلید کرتے تھی، اس لئے کہ قرآن کا یہی حکم تھا، چاروں ائمہ مجتہد تھے وہ کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے، براہ راست کتاب وسنت سے اور سنت خلفائے راشدین سے مسائل کا استنباط کرتے تھے اور دوسرے غیر مجتہدین لوگ ان کی اتباع وپیروی کرتے۔

سوال نمبر۱۴: اگر وہ کسی تقلید کے بغیر اسلام پر عمل پیرا تھے تو آج یہ ناممکن کیوں؟

جواب نمبر۱۴: اگر کسی میں اجتہاد کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں تو وہ تقلید نہ کرے، اگر نہیں پائی جاتی ہیں تو تقلید کرے گا، پہلے بھی یہی حکم تھا اور آج بھی یہی حکم ہے۔

سوال نمبر ۱۵: رسول کے فرمان کے مطابق زمانہ خیر القرون میں تقلید نہیں کی جاتی تھی تو آج کیوں وہ ضروری ہے؟

جواب نمبر ۱۵: اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ زمانہ خیر القرون میں تقلید تھی اور یہ خدا اور رسول کا حکم ہے، ان زمانوں مین تقلید شخصی وغیر شخصی دونوں کا وجود تھا، خود اماموں کے زمانہ میں تقلید شخصی تھی، مشہور غیر مقلد عالم مولانا نواب صدیق حسن صاحب فرماتے ہیں:

**اهل مصر كانوا مالكية فلما قدم الشافعي مصر تحولوا الى الشافعية (الجنة)** یعنی مصر والے مالکی تھے جب امام شافعی مصر تشریف لے گئے تو لوگ شافعی مسلک والے بن گئے، اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ ائمہ کے زمانہ میں تقلید شخصی تھی۔

سوال نمبر ۱۶: اگر چاروں اماموں سے پہلے لوگ تقلید نہیں کرتے تھے تو تقلید کی ابتدا کب سے ہوئی؟ کیا یہ بدعت نہیں ہے؟ بدعت کسے کہتے ہیں؟

جواب نمبر ۱۶۔ یہ سوال ہی غلط ہے کہ چاروں اماموں سے پہلے تقلید نہیں تھی جیسا کہ معلوم ہوا، کہ تقلید کا حکم خدا اور رسول کا ہے اس لئے اس کو جو بدعت کہے وہ خود سب سے بڑا بدعتی اور کتاب وسنت کا مخالف ہے، بدعت وہ ہے جو خلاف شریعت ہو۔

سوال نمبر ۱۷: کیا رسول کے زمانہ سے لے کر چوتھی صدی ہجری تک کوئی عامی یا جاہل نہیں تھا، اگر تھا تو وہ کس کی تقلید کرتا تھا؟

جواب نمبر ۱۷: ہر زمانہ میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں، پہلے بھی یہی شکل تھی اور اب بھی یہی شکل ہے، جاہل عالم کی تقلید کرتا تھا، اور اس کو اس کی تقلید کرنی چاہئے کہ خدا اور رسول کا فرمان یہی ہے مگر غیر مقلدین خدا اور رسول کے اس حکم کے انکاری ہیں۔

سوال نمبر ۱۸: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق ہر زمانہ میں حق پر قائم رہنے والی ایک جماعت ہوگی، جب کہ چوتھی صدی ہجری تک تقلیدی مذاہب کی پیدائش ہی نہیں تھی تو

آج چاروں مسلک برحق اور اہل سنت والجماعت کہا جاتا ہے تو یہ کس طرح حق پر قائم رہنے والی جماعت مانی جائے گی؟

جواب نمبر ۱۸: چوتھی صدی ہجری تک تقلیدی مذاہب نہیں تھے یہ جاہل غیر مقلدوں کا پروپیگنڈہ ہے نواب صاحب بھوپالی فرماتے ہیں نشأ ابن شریع فاسس قواعد التقلید، الجنة ص ۳۹. یعنی ابن شریح نے تقلید کی بنیاد ڈالی، اگر چوتھی صدی سے پہلے تقلید نہیں تھی تو دوسری صدی کے مجدد ابن شریح کو تقلید کے قواعد وضوابط مرتب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ابن شریح دوسری صدی کے آدمی ہیں۔ نواب صاحب فرماتے ہیں ولذلک یعد من المجد دین علی راس المآ تین یعنی اسی وجہ سے (یعنی تقلید کے قواعد وضوابط مرتب کرنے کی وجہ سے) وہ دوسری صدی کے مجددین میں شمار ہوتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت کی علامت ہے کہ وہ رسول اور صحابہ کرام کے طریقہ پر ہوگی چاروں مذاہب رسول اور صحابہ کرام کے طریقہ پر ہیں اس لئے یہ سب اہل سنت والجماعت ہیں، البتہ غیر مقلدین صحابہ کرام کے طریقہ پر نہیں ہیں اس لئے سب اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام میں کچھ لوگ فاسق تھے اور صحابہ کرام غلط فتوی دیا کرتے تھے، اور کتاب وسنت کے خلاف فتوی دیا کرتے تھے، اس قسم کی باتیں رافضیت اور شعیت کی علامت ہیں، اہل سنت والجماعت کی نہیں۔

سوال نمبر ۱۹: کسی امام کی تقلید کرنے پر آخرت میں مواخذہ ہوگا یا رسول اللہ کی اطاعت سے منہ پھیر کر مفتی کے قول پر عمل کرنے سے؟

جواب نمبر ۱۹: شریعت کے احکام قصدوارادہ سے چھوڑنے والوں اور بدعقیدہ لوگوں پر آخرت میں مواخذہ ہوگا۔

سوال نمبر ۲۰: کیا قبر میں پوچھا جائے گا کہ تو کس کا مقلد تھا یا تیرا امام کون ہے؟

جواب نمبر ۳۰: قبر میں یہ سوال نہیں ہوگا بلکہ یہ سوال ہوگا کہ تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے اور یہ کہ من ھذا الرجل یہ آدمی کون تھا۔ قبر میں اس قسم کا کوئی سوال نہیں ہوگا کہ تو غیر مقلد تھا کہ نہیں۔

سوال نمبر ۳۱: کیا حنفی شافعی اپنے اماموں کے ناموں سے پکارے جائیں گے جیسا کہ ارشاد باری ہے یوم ندعوا کل اناس بامامھم؟

جواب نمبر ۳۱۔: ایک غیر مقلد عالم اس آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے امام کے معنی پیشوا، لیڈر اور قائد کے ہیں۔ یہاں اس سے کیا مراد ہے؟ اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد پیغمبر ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے آسمانی کتاب مراد ہے بعض کہتے ہیں کہ یہاں امام سے مراد نامہ اعمال ہے اسی رائے کو ابن کثیر اور امام شوکانی نے ترجیح دی ہے۔

معلوم ہوا کہ غیر مقلدین کے نزدیک امام سے مراد نامہ اعمال ہے اگر غیر مقلدین کا خیال ہے کہ حنفی شافعی اپنے اماموں کے ناموں کے ساتھ پکارے جائیں گے تو اس میں بھی اشکال کیا ہے؟ جبکہ امام کے معنی پیشوا کے بھی ہے۔

سوال نمبر ۳۲: چاروں خلفاء افضل تھے تو ان کی تقلید کیوں نہیں کی جاتی، اماموں کی تقلید کیوں کی جاتی ہے؟

جواب نمبر ۳۲: غیر مقلدوں کو یہ پوچھنے کا حق نہیں ہے اس لئے کہ ان کے نزدیک خلفاء کی بھی تقلید ایسے ہی حرام ہے جیسے اماموں کی تو پھر یہ سوال کیوں؟

سوال نمبر ۳۳: صرف انہیں چاروں اماموں کی تقلید کیوں کی جاتی ہے کسی اور عالم مفتی کی تقلید کیوں نہیں کیجاتی؟

جواب نمبر ۳۳: اس لئے کہ ان چاروں کے سوا کسی اور امام و فقیہ کا فقہ مرتب اور مدون

نہیں ہے، اوران چاروں کا فقہ مرتب اور مدون ہے اس لئے ان چاروں کی تقلید میں سہولت زیادہ ہے۔

سوال نمبر ۲۴: ان چاروں اماموں کے اساتذہ کی تقلید کیوں نہیں کی جاتی ؟

جواب نمبر ۲۴: اس کا جواب ابھی گزر چکا ہے، رہا یہ سوال کہ ان چاروں ائمہ نے اپنے اساتذہ کی تقلید کیوں نہیں کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ تقلید مجتہد کا کام نہیں ہے، عامی کا فریضہ ہے۔

سوال نمبر ۲۵: ان چاروں اماموں کے شاگرد اپنے استادوں کی تقلید کرتے تھے؟

جواب نمبر ۲۵: جو خود مجتہد تھا وہ نہیں کرتا تھا اور جو مجتہد نہیں تھا وہ ان کی تقلید کرتا تھا۔

سوال نمبر ۲۶: اگر ان چاروں اماموں میں سے کسی کی تقلید کرے تو بھی نجات کہاں؟ اس لئے کہ حنفی فقہ کی کتاب میں لکھا ہے کہ جو امام ابوحنیفہ کے قول کو رد کرے تو اس پر ہماری رب کی ڈھیری لعنت ہے۔

جواب نمبر ۲۶: غیر مقلدین ان ا چاروں اماموں میں سے کسی کی صدق دل سے تقلید کریں انشاءاللہ نجات پائیں گے۔ یہ شعر کسی شافعی، مالکی کے لئے نہیں ہے بلکہ غیر مقلدین کے لئے ہے جو امام ابوحنیفہ کی شان میں بدگوئی کرتے ہیں اوران کے اقوال کو خلاف کتاب وسنت قرار دیتے ہیں، شافعی، مالکی، حنبلی یہ تمام کے تمام مذہب حنفی کی عزت کرتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا احترام کرتے ہیں، ان کی فقہی بصیرت کے قائل ہیں اس لئے اس شعر کے مستحق صرف دشمنان ابوحنیفہ یعنی غیر مقلدین ہیں، اگر کوئی شافعی حنفی، مالکی، حنبلی ایک دوسرے کو برا بھلا کہتا ہے تو وہ قابل ملامت ہے۔

سوال نمبر ۲۷: اگر چاروں مسلک برحق ہیں تو مقلدین حنفی شافعی ایک دوسرے کی تنقیص وتکفیر کیوں کرتے ہیں؟

جواب نمبر ۲۷: حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی ایک دوسرے کی تنقیص ہرگز نہیں کرتے ہر ایک دوسرے کا احترام کرتا ہے، اگر کوئی جاہل ایسا کرے تو جاہلوں کا قول وفعل حجت نہیں ہے اور اختلاف کا نام تنقیص رکھنا جاہلوں کا کام ہے۔

سوال نمبر ۲۸: کیا ہم اسلام کو چار فرقوں میں تقسیم کر کے گروہ بندی اور فرقہ بندی نہیں کر رہے ہیں؟

جواب نمبر ۲۸: اسلام کو کوئی تقسیم نہیں کرتا، سب کا دین اسلام ہے عقیدہ سب کا ایک ہے، سب اہلسنت والجماعت ہیں، رائے کے اختلاف کا نام دین کی تقسیم رکھنا جاہلوں کا کام ہے، رائے واجتہاد کے اختلاف سے دین کی تقسیم نہیں ہوتی۔

سوال نمبر ۲۹: اگر چاروں مسلک برحق ہیں تو حنفیوں کو آمین اور رفع یدین سے چڑ کیوں ہے؟

جواب نمبر ۲۹: کوئی حنفی نہ آمین سے چڑتا ہے اور نہ رفع یدین سے، حنفی آہستہ سے آمین کہنے کو پسند کرتے ہیں، اور عدم رفع یدین کو اولی سمجھتے ہیں، اس کا نام چڑ رکھنا احمقوں کا کام ہی، البتہ غیر مقلدین شیعوں کی طرح بیس ۲۰ رکعت تراویح سے چڑھتے ہیں اس لئے اس کو بدعت عمری کہتے ہیں جیسا کہ شیعہ اسے بدعت عمری کہتے ہیں، حالانکہ بیس ۲۰ رکعت تراویح جمہور اہلسنت والجماعت کا مسلک ہے۔

غیر مقلدین جمعہ کی اذان میں حضرت عثمانؓ والی اذان سے شیعوں کی طرح چڑھتے ہیں، اسی وجہ سے جیسے شیعہ اس کو بدعت کہتے ہیں یہ بھی اس کو بدعت کہتے ہیں، حالانکہ ساری امت نے اس کو سنت سمجھ کر قبول کرلیا ہے۔

سوال نمبر ۳۰: کیا تقلید میں ہم قول امام کے مقابلے میں حدیث رسول کو ترک کر کے جنت سے محروم نہیں ہو رہے ہیں؟

جواب نمبر۳۰: تقلید تو اسی لئے کی جاتی ہے کہ قول رسول اور پوری شریعت پر کسی ماہر شریعت کی رہنمائی میں عمل کیا جائے، تقلید کا راستہ تو سیدھا جنت میں لے جائے گا البتہ غیر مقلدین کا جنت میں جانا مشکوک ہے اس لئے کہ ان کا ہر جاہل بھی براہ راست کتاب وسنت پر دسترس رکھتا ہے اور یہ کتاب وسنت کے بارے میں انتہائی درجہ جرأت اور گستاخی کی بات ہے۔

سوال نمبر۳۱: کیا ہم رسولؐ کے مقابلے میں غیر نبی کی اطاعت کر کے اپنے اعمال برباد نہیں کر رہے ہیں؟

جواب نمبر۳۱: اگر آپ غیر مقلدین یہ حرکت کرتے ہوں تو اس کی ذمہ داری آپ پر ہے اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو بلا شبہ سیدھے جہنم میں جائیں گے اور اپنا سارا عمل برباد کریں گے، البتہ اہلسنت والجماعت کا کوئی فرد رسول کے مقابلے میں کسی غیر کی اطاعت نہیں کرتا، بلکہ اللہ ورسول کی اطاعت ہی کے لئے غیر کی اطاعت کرتا ہے اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ غیر ہم سے زیادہ دین وشریعت اور ان کے حقائق واسرار کا راز داں ہے

سوالات کے ختم ہونے پر، سوالات کے مرتب فرماتے ہیں:

”آپ کی ایمانی غیرت ودینی حمیت کا تقاضہ ہے کہ آپ حق کی جستجو کریں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم چار مسلکوں میں تقسیم ہو کر صراط مستقیم چھوڑ کر شیطان کے راہ پر چل رہے ہیں“۔

غیر مقلدین کو عقل اور دین کی سمجھ ہوتی تو اس طرح کی باتیں نہ کرتے، گمراہی اور شیطان کا راستہ یہ ہے کہ جاہل لوگ براہ راست قرآن حدیث لیکر بیٹھ جائیں اور اپنی سمجھ سے قرآن وحدیث سے مسئلے مسائل معلوم کریں، ائمہ اربعہ ماہران شریعت تھے، ان کی رہنمائی میں دین وشریعت کی وادی کو بلا خوف وخطر طے کیا جا سکتا ہے۔ انشاء اللہ ساحل مراد

تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوگی، البتہ جو تیرنا نہ جانتا ہو وہ دریا میں اترے گا تو نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بچے گا یا مرے گا، جو مریض اپنا علاج خود سے کرے گا اس کا انجام معلوم ہے، عقلاء اور اہل فہم ہمیشہ ماہر طبیب کی طرف لپکتے ہیں، کتاب وسنت اور دین وشریعت بچوں کا کھلونا نہیں ہے کہ جو چاہے اس سے کھیلے، شریعت کے ماہرین اور اہل فقہ واجتہاد کی قیادت ہی میں دین کا راستہ طے ہوگا، ورنہ پھر کوئی عبداللہ چکڑالوی بن جائے گا، اور کوئی پرویز اور کوئی نیاز، اور کوئی غلام احمد قادیانی، کوئی اسلم جیراجپوری یہ سب غیر مقلد تھے اور آخر میں سب کے سب دین سے باہر ہو گئے، کوئی کتاب وسنت کا منکر ہوا، کوئی ملحد ہوا اور کوئی نبوت کا مدعی بن گیا۔

آج بھی عدم تقلید کے نتیجہ میں غیر مقلدوں میں شیعیت و رافضیت کے جراثیم پیدا ہو چکے ہیں اور اسلاف اور صحابہ کرام کے بارے میں ان کی تبرا گوئی شیعوں کی طرح ہو گئی۔

اللهم احفظنا من كل بلاء الدنيا والاخرة واجعل اخرتنا خيرالنا من الاولى، وصل وسلم على سيد الانبياء والمرسلين واله وصحبه اجمعين.